شعبہ نشرو اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان
36-کے، ماڈل ٹائون لاہور، فون: 042-35869501، ای میل: media@tanzeem.org

24اگست2024ء

پریس ریلیز

سانحہ کارساز کراچی کی ملزمہ پر قانون کے عین مطابق مقدمہ چلایا جائے اور جرم ثابت ہونے پر قرار واقعی سزادی جائے۔(شجاع الدین شیخ)

لاہور(پ ر): سانحہ کارساز کراچی کی ملزمہ پر قانون کے عین مطابق مقدمہ چلایا جائے اور جرم ثابت ہونے پر قرار واقعی سزادی جائے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر **شجاع الدین شیخ** نے ایک بیان میں کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ اطلاعات کے مطابق کارساز میں اشرافیہ سے تعلق رکھنے والی ملزمہ نے اپنی گاڑی سے دو موٹر سائیکل سواروں کو ٹکر ماری اور متعدد راہگیروں کو کچل ڈالا جس سے باپ، بیٹی جان بحق اور کئی افراد زخمی ہو گئے۔ ملزمہ کو ذہنی مریضہ قرار دینے کی بھرپور کوشش کی گئی لیکن جرم کی ہولناکی اور عوامی دباؤ کے باعث بالآخر ملزمہ کے خلاف ایف آئی آر درج کر دی گئی ہے اور تازہ ترین میڈیکل رپورٹ میں ملزمہ کو صحیح الذہن قرار دیا گیا ہے۔ پھر یہ کہ میڈیا پر اطلاعات کے مطابق وقوعہ کے وقت بنائی گئی ویڈیو میں ملزمہ کی حالت سے اس کی حواس سے بیگانگی عیاں تھی۔ بہرحال نشہ چاہے دولت کا ہے یا کسی اور چیز کا، ضرورت اس امر کی ہے کہ قانون اور بلا تخصیص عدل کے تقاضوں کے عین مطابق ملزمہ پر فردِ جرم عائد کرتے ہوئے اس پر مقدمہ چلایا جائے اور صاف وشفاف تحقیقات کے نتیجے میں جرم ثابت ہونے پر اسے قرار واقعی سزادی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کے شرف سے نوازا ہے لیکن وقت کے فرعون، نمرود، قارون اور ہامان دوسرے انسانوں کو بدترین ظلم اور استحصال کا نشانہ بناتے ہیں۔ جہالت جدیدہ اور فرسودہ نظام نے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں سمیت ماضی اور حال کے حکومتی زعماء اور طاقتور حلقوں کو گزشتہ 77 برس سے ملک میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا قانون رائج کرنے پر قادر بنا رکھا ہے۔ جس کی ایک اور مثال آئی ایس آئی کے ایک سابق سربراہ کے خلاف ان کے اپنے ہی ادارے کی جانب سے دائر کردہ فردِ جرم ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ یقینا تمام مجرموں کا بے لاگ اور بلا تخصیص احتساب ناگزیر ہے اور امیر و غریب کے فرق کے بغیر معاشرے کے ہر فرد پر قانون کو یکساں لاگو کرنا ہمارے دین کا تقاضا ہے۔ لیکن یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ ملک کی طاقتور ترین ایجنسی کا سربراہ جب آئین اور قانون کو دن دہاڑے روندرہا تھا تو اس کے مُمِد و معاون کون تھے؟ پھر یہ کہ خود اس افسر کے نظمِ بالا نے چھ برس تک اس کے آئین اور قانون کے خلاف اقدامات سے صَرفِ نظر کیوں کیے رکھا؟ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ فرسودہ نظام نہ تو مقتول باپ، بیٹی کے ورثاء کو انصاف فراہم کر سکتا ہے اور نہ ہی اس نظام میں آج کے محتسبوں کو آئین اور قانون کے خلاف مبینہ اقدامات پر گرفت میں لینے کی سکت موجود ہے۔ جب تک اس فرسودہ نظام کو ڈھا کر انفرادی اور اجتماعی سطح پر اسلام کے عادلانہ نظام کو مکمل طور پر نافذ نہیں کیا جاتا، کارساز میں غریبوں کو کچل کر ہلاک کرنے اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر کے ملک کو نقصان پہنچانے جیسے خوفناک جرائم کا قلع قمع نہیں ہو سکے گا۔

جاری کردہ

خورشید انجم

مرکزی ناظم نشرواشاعت، تنظیم اسلامی پاکستان